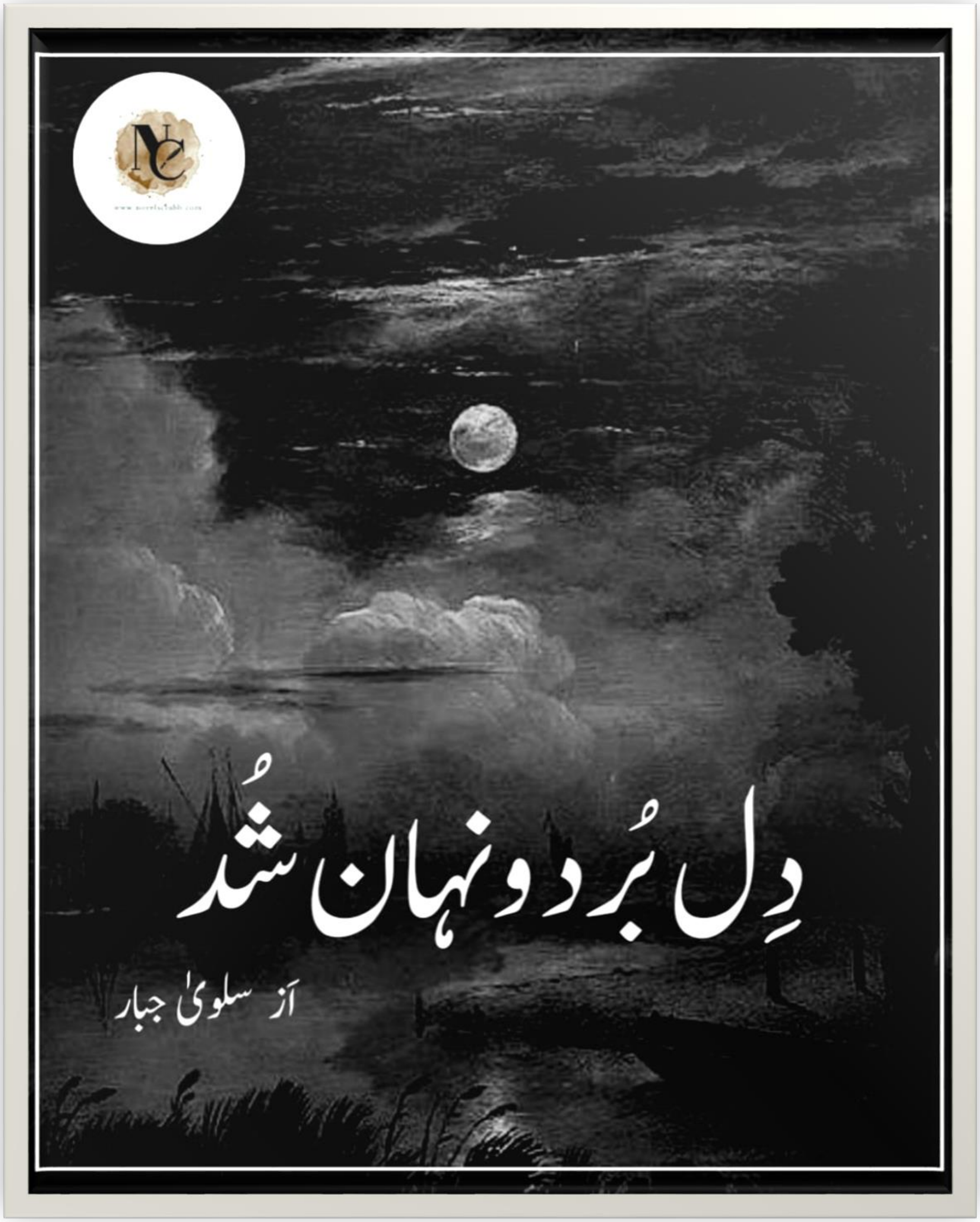
دِل بُرد و نہاں شُد
از سلویٰ جبار

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

دلِ بُردو نہاں شدُ

از سلویٰ جبار

www.novelsclubb.com

انتساب

"ہر اس شخص کے نام جس سے ہر کوئی اپنے حصّے کی زیادتی کر جاتا ہے۔۔!!"

www.novelsclubb.com

پیشِ لفظ

دِل بُرد و نہاں شُد

(وہ میرا دل لے کر کھو گیا)

یہ وہ ناول ہے جس کو لکھنے کا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔

ہاں لیکن کچھ ایسا لکھنے کا خیال کبھی کبھار آتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک بار تب آیا تھا جب دسمبر میں، رات کے ڈھائی بجے، شدید بارش میں مجھے آئس کریم کھانے کا شوق چڑھا تھا اور آئس لینڈ کے باہر میں نے ایک ویٹر کو بارش میں بھیگتے ٹھٹھرتے ہوئے آرڈر لیتے دیکھا تھا۔۔

ایک بار تب بھی خیال آیا تھا جب سڑک پہ ایک ٹریفک وارڈن کو ایک رکشے والے کا رکشہ توڑتے دیکھا تھا۔۔

پھر خیال آیا تب جب ہمارے ہمسایوں میں ایک لڑکی کا رشتہ ٹوٹ گیا تھا کیونکہ اس کا بھائی جہیز نہیں بنا سکتا تھا۔۔

بس میں نے مذاق میں اس کہانی کو لکھنا شروع کیا پر کب میں اسے لے کر سیریس ہو گئی پتا ہی نہیں چلا۔۔اور اب میں چاہتی ہوں آپ سب بھی اسے پڑھیں۔۔

تو چلیں اب مزید تنگ نہیں کرتے اور کہانی شروع کرتے ہیں۔۔

---

www.novelsclubb.com

"قسط 1"

"ہاں بوس؟ کیا کیا ہے اپنے پاس؟" فرنٹ سیٹ سے شیشہ نیچے کر کے لڑکے نے پوچھا

اس نے سکن ٹائٹ جینز اور شرٹ میں ملبوس گلے میں چین پہنے بلیچ کیے ہوئے بالوں والے اس لڑکے کو دیکھا جسے پہلی ہی نظر میں وہ لوفر کا خطاب دے چکا تھا۔۔ ایسے لڑکوں کو دیکھ کے اکثر ہی اس کے اندر کا مولوی جاگ جاتا تھا

"چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، بیف کڑاہی، چکن پیس، چکن روسٹ، چکن تکہ، چکن کباب، بیف کباب، مٹن کباب، ملائی بوٹی، سجّی، بریانی، سادہ نان، چیز نان۔۔۔"

"فاسٹ فوڈ میں ہے کچھ؟"

اس کی رٹی رٹائی تقریر کو پچھلی سیٹ سے آتی آواز نے بریک لگائی

"نہیں سر! وہ آپ کو سامنے والے ریسٹورنٹ سے ملے گا۔۔" اس نے بیزاری پہ بمشکل قابو پاتے کہا

"اچھا رہنے دو! ایک کام کرو۔۔ دو کلو چکن کڑاہی، چھے تکے، چھے چکن کباب، چھے ملائی بوٹی، دس نان اور چار ہاف لیٹر کوک کر دو!"

"کوک نہیں ہے سر پیپسی ہے۔"

"چلو وہی کر دو!"

"ادھر سرو کرنا ہے یا پیک؟"

"پیک کرنا ہے۔" وہ آرڈر ملتے ہی تیزی سے ریسٹورنٹ کی طرف بڑھا اور پورے پندرہ منٹ بعد آرڈر ان کے حوالے کر کے بِل پکڑا دیا

"کتنے ہوئے؟"

www.novelsclubb.com

"پینتالیس سو۔۔" اس نے بیزاری سے اس اندھے کو دیکھا جو بِل ہاتھ میں پکڑ کے پیسے پوچھ رہا تھا۔

اسی وقت ساتھ ایک فیملی سے لدی ہوئی گاڑی آکر رکی جس نے ہارن پہ ہارن دینا شروع کر دیے۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو کوئی ویٹر فارغ نہیں تھا اور سب سے قریب وہی کھڑا تھا اسی لیے ڈرائیور اب اسے ہی گھوریاں کرا رہا تھا۔

"یار چینج نہیں ہے ایک منٹ رکو! جاؤ تم آرڈر لے لو تب تک۔۔" لڑکا اس کی پریشانی حل کرتا بولا

وہ فوراً سے پہلے اس گاڑی تک آیا جس کا ڈرائیور ہارن پہ ہاتھ رکھ کے ہٹانا بھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار تمہیں سنائی نہیں دیتا؟"

(پہلے دیتا تھا پر یہ جتنی پیں پیں تم نے کی ہے اس کے بعد بہرا ہو گیا ہوں۔۔)

وہ صرف دل میں سوچ سکا جبکہ اوپر اوپر سے مسکین شکل بنا کر بولا

"سوری سر! وہ بِل کرا رہا تھا۔۔"

"اچھا! کیا کیا ہے اپنے پاس؟"

اس نے دانت کچکچا کے اس دوسرے اندھے کو دیکھا جو مینیو ہاتھ میں پکڑے مینیو پوچھ رہا تھا۔۔

وہ رٹی رٹائی تقریر شروع کرنے ہی والا تھا جب اس آدمی نے خود ہی بیوی بچوں سے مشورہ شروع کر دیا اور وہ بے دلی سے کھڑا انتظار کرنے لگا۔۔

دل کر رہا تھا اسے بولتا چھوڑ کے اندر چلا جائے پر کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ گاڑی سمیت ریسٹورنٹ کے شیشے توڑ کر ہارن بجاتا اندر آ جاتا۔۔

www.novelsclubb.com

"یار اور کچھ نہیں ہے؟"

(ساتھ والی فارمیسی سے زہر کا ٹیکا لا دوں؟)

"جی سر! یہی ہے بس۔۔"

"مغز ملے گا؟"

(میرا مغز کھا کے سکون نہیں ملا؟)

"نہیں باس!"

"اچھا ایک کام کرو۔۔"اس کے بعد اس نے لمبا چوڑا آرڈر نوٹ کرایا جس میں تین بار تبدیلی کرائی

"بس یہ لے آؤ پیک کروا کے۔۔"

"پاپا میرے لیے دو بوتلیں۔۔"پیچھے سے بچے نے صدا لگائی۔۔

(ہاں ہاں پوری دکان ٹھونس لو۔۔ندیدو!)

www.novelsclubb.com

"ہاں بیٹا بعد میں منگاتے ہیں پہلے ایک تو پیو!"

(ہاں بیٹا مفت کا ویٹر ہے نا۔۔پہیوں پہ چلتا ہے۔۔اس کے چکر لگواتے ہیں تم آرڈر کرو شاباش!)

وہ دل میں اسے مزید مغلظات سے نوازتا ساتھ والی گاڑی سے بِل لینے کے لیے پلٹا تو یہ دیکھ کر اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے کہ گاڑی لڑکوں سمیت غائب تھی۔۔

اس کا رنگ ایک دم اڑ گیا

"شٹ! گئی اس مہینے کی تنخواہ۔۔"

وہ ایک دم بھاگا اور تیزی سے سڑک کے اختتام پہ پہنچ کر اِدھر اُدھر گاڑی ڈھونڈنے کی کوشش کی پھر دائیں طرف والی سڑک پہ بھی دیکھا لیکن جانے والے تو چلے گئے تھے۔۔

وہ دل میں انہیں گالیاں دیتا ریسٹورنٹ میں داخل ہوا کیونکہ اب جو آرڈر لیا تھا وہ بھی تو پورا کرنا تھا

www.novelsclubb.com

تقریباً پندرہ منٹ میں آرڈر بننے اور ان لڑکوں کو گالیاں دینے کے بعد وہ اس آدمی کے پاس آیا

"بہت شکریہ! کتنے ہوئے؟"

"تینتیس سو پچاس!" اس نے گہرا سانس لے کے اس امید سے کہا کہ چلو ڈیڑھ سو روپے ٹِپ تو ملے گی پر پورے تینتیس سو پچاس کے اوپر ڈیش بورڈ میں بیس روپے ڈھونڈتے اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل کیا کہ سٹیل کا ٹرے اس کے سر پہ دے مارے

"یہ لو یار باقی رکھ لو!" بیس روپے ٹِپ دے کے اس نے سیٹھوں والے انداز میں کہا

(یہ بھی رکھ لو ان کا میں اچار ڈالوں گا؟)

دل میں گالیاں دیتے چہرے پہ مسکراہٹ سجا کے تھینکیو سر کہہ کر جب وہ پلٹا تو اس آدمی کی گاڑی بیک کرانے کی فرمائش پہ اس نے زور سے آنکھیں مینچیں۔۔

www.novelsclubb.com

"آنے دیں سر آنے دیں!" گاڑی بیک کراتے ہوئے اس کا دل کیا پیچھے سے آتے ٹرک میں اس کی گاڑی آنے دے پر کیا کرتا مجبور تھا بیچارہ اسی لیے بس دل میں اس آدمی کا بھیانک انجام سوچ کے خوش ہو گیا۔۔

ویٹر کی جاب کرتے اسے آج تیسرا مہینہ تھا اور دو دو گھنٹے آرڈر کے انتظار میں کھڑے رہنے کے بعد وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ ویٹر کو ویٹر کیوں کہتے ہیں۔۔

ابھی تو اس بیچارے نے ان لوفروں کے کیے نقصان کی بھرپائی بھی کرنی تھی۔۔ جاتے جاتے وہ ایک نظر سڑک کو دیکھنا نہیں بھولا تھا کہ کیا پتا پیسے رکھ گئے ہوں۔۔۔

"دیکھ لو یونیورسٹی والوں!! ایم اے کر کے ویٹر بنا گھوم رہا ہوں۔۔"

"باس یقین کریں میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔وہ لوفر سے لڑکے تھے بھاگ گئے میں کیا کرتا؟"اس نے دل اور انا پہ پتھر رکھ کے منت والے لہجے میں کہا

"وہ بھاگے یا نہیں بھاگے،بِل دیا یا نہیں دیا۔۔مجھے پیسے پورے چاہئیے!" مینیجر نے دو ٹوک انداز میں کہا

(ہاں فرعون کی اولاد!تم نے کون سا گھر جا کے ماں کو پیسے دینے ہیں۔۔ تمہیں کیا لگے)وہ دل میں سوچ کے رہ گیا۔

"سر میری تو آدھی تنخواہ چلی جائے گی۔۔"وہ منمنانے کے انداز میں بولا

"تنخواہ جائے گی تو عقل آئے گی۔۔"

www.novelsclubb.com

(اے عقل اور انسانیت سے پیدل انسان!اب تو مجھے عقل دے گا؟)

"سر پلیز۔۔۔بسس اس بار ایڈجسٹ کر لیں!آئندہ سے خیال رکھوں گا۔۔"اس نے عزت نفس پہ ایک بار پھر پاؤں رکھا

"تمہیں ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی؟ چھوڑ دو جاب اگر زیادہ مسلئہ ہے تو۔۔!"

مینیجر اس کے سامنے ٹیبل پہ نوٹ پیڈ پٹخ کے بولا۔۔

وہ کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر آہستگی سے ساتھ رکھے فریج کی طرف بڑھ گیا

سب رک کر اسے دیکھنے لگے کہ جانتے تھے حافظ صاحب خاموش رہنے والوں میں سے نہیں ہیں

اس نے فریج کھولا۔۔۔کوک کی ٹھنڈی بوتل نکالی۔۔ مینیجر تک آیا اور بوتل کو اچھی طرح ہلا کر اس کا رُخ مینیجر کی طرف کر کے ڈھکن کھول دیا۔۔۔

بوتل فوارے کی صورت مینیجر پہ نچھاور ہو گئی جبکہ سب ہکا بکا کھڑے دیکھتے رہے کہ کیا واقعی اس نے وہ کر دکھایا جو وہ کب سے کرنا چاہتے تھے؟

"اب سکون ہے؟ہاں؟بتاؤ؟ہوا کچھ سکون؟"وہ دانت کچکچا کے حیران پریشان کھڑے مینیجر کو بولا

"میں لعنت بھیجتا ہوں تم پہ اور اس نوکری پہ۔۔خدا غارت کرے اس ریسٹورنٹ کو۔۔نکمے نالائق کسی نہ کام کے منیجر!تب تمہیں رولز یاد نہیں آتے جب ڈھیر وڈھیر کھانا پیک کرا کے مفت میں گھر لے جاتے ہو؟اس وقت غیرت مر جاتی ہے یا اپنا پہلے سے بھرا ہوا پیٹ مزید بھرنے کے لالچ میں اندھے ہو جاتے ہو؟میں خود چھوڑ رہا ہوں یہ نوکری۔۔فرعونوں!"وہ غصے سے کہتا ریسٹورنٹ کی مخصوص ٹوپی مینیجر کے منہ پہ مار کے باہر نکل آیا۔۔۔

اب نئی نوکری بھی تلاش کرنی تھی اور گھر جا کے اماں کے طعنے بھی سننے تھے۔۔۔

"ماما! آپ اچانک غائب کیوں ہو جاتی ہیں؟ میرے ساتھ ہی رہا کریں مجھے ڈر لگتا ہے۔۔" اس نے گردن موڑ کے اپنے بالوں کی چوٹی بناتی اپنی ماں کو دیکھا

"میں تو یہیں ہوتی ہوں نِشی! میں نے کہاں جانا ہے؟" وہ اس کی چوٹی کو بل دیتیں مسکرا کر بولیں

وہ دونوں اس وقت لان میں گھاس پر بیٹھے تھے۔۔

سات سالہ نِشی کے کمر تک آتے گولڈن براؤن بال تیز دھوپ میں چمکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔

"نہیں ماما! آپ چلی جاتی ہیں۔۔ میں سارا دن گھر میں اکیلی بور ہوتی ہوں۔۔ بابا بھی نہیں ہوتے۔۔" وہ چہرہ ہتھیلیوں میں گرا کر اداسی سے بولی

www.novelsclubb.com

"بابا کو کال کر لیا کرو!" وہ چوٹی کو آخری بل دیتی بولیں

"وہ کال نہیں اٹھاتے۔۔" وہ مزید اداس ہو گئی

"کوئی بات نہیں پرنسس! بابا بزی ہوتے ہیں نا! انہیں کام ہوتا ہے۔۔پر میں تو ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔مائی سویٹ لٹل پرنسِس!" وہ محبت سے اس کے بالوں پہ بوسہ دیتی بولی

"آپ اب دوبارہ مت جایئے گا۔۔اتنا بڑا گھر ہے۔۔کل رات بھی بارش ہو رہی تھی۔۔مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔میں نے آپ کو بہت بلایا پر آپ نہیں آئیں۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔اب سے کہیں نہیں جاؤں گی۔۔"

وہ آنکھیں موند کے اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔سورج کی سنہری کرنیں ان دونوں پہ پڑتیں سونے کے پانی جیسی محسوس ہو رہی تھیں۔

اس کا چہرہ دھوپ کی تمازت سے تمتما رہا تھا۔۔اس نے آنکھوں کے اوپر ہاتھ کا چھجا بنا کر رکھا اور لان میں موجود درختوں پہ بیٹھی چڑیوں کی چہچہاہٹ سننے لگی۔۔

"ماما!" اس نے اچانک پکارا

www.novelsclubb.com

"ماما!"اس کے دو بار پکارنے پر بھی کوئی جواب نہ آیا۔۔وہ اچانک اٹھ کر بیٹھی اور گردن موڑ کے دیکھا تو گارڈن خالی تھا۔۔وہاں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔۔

"بے بی!نِشی بے بی!"ملازمہ کی آواز پہ وہ ایک دم ہڑ بڑا کر اٹھی

"کیا ہوا کیا ہوا؟"اس نے ارد گرد دیکھا تو وہ گھر کے پچھلے لان میں جھولے پر لیٹی تھی۔۔

"بے بی!رات ہو گئی ہے۔۔آپ کب سے اِدھر بیٹھی ہیں۔۔اندر آکر سو جائیں شاباش!"بوا نے بڑے پیار سے کہا

"کیا مجھے اتنی دیر ہو گئی؟پر میں تو ابھی ابھی آئی تھی۔۔"اس نے حیرت سے آسمان کی طرف دیکھا جو بالکل سیاہ تھا۔۔چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"بے بی آپ شام سے یہاں بیٹھی ہیں۔۔ تقریباً چار گھنٹے ہونے والے ہیں۔۔ آپ نے کہا تھا کوئی تنگ نہ کرے ورنہ مجھے تو اتنی فکر ہو رہی تھی۔۔" بوا فکر مندی سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتیں بولیں لیکن پھر ایک دم ٹھٹک گئیں

"ارے واہ! آخر آپ نے بھی چٹیا بنانی سیکھ ہی لی۔۔ بہت اچھی لگتی ہے ماشاءاللہ"

بوا کی بات پہ اس نے جھٹ اپنے بالوں کو ہاتھ لگا کر چیک کیا جو واقعی چٹیا میں بندھے تھے جبکہ جہاں تک اسے یاد تھا وہ تو بال کھول کر لیٹی تھی۔۔ اور اسے تو چٹیا کرنی آتی بھی نہیں تھی۔۔

"آپ آ رہی ہیں؟"

اس نے دھیرے سے سر ہلایا تو بوا اس کا اشارہ سمجھتیں اندر چلی گئیں جبکہ وہ حیرت میں غرقاب کافی دیر یہی سوچتی رہی کہ یہ کچھ دن سے اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے چار پائی پہ چِت لیٹا گھوُں گھوُں کرتے پنکھے کو دیکھ رہا تھا جب اچانک چھت سے چوُنے کے ذرات سید ھا اس کی آنکھوں میں آ کے گرے۔۔

"اوہووو!" وہ ایک دم اٹھ کر آنکھیں مسلنے لگا۔۔

جب سے بارشیں شروع ہوئی تھیں چھت اور دیواروں سے زیادہ چوُنا فرش پہ نظر آتا تھا۔۔

"ا۔۔با۔۔تا۔۔ثا۔۔ جیم۔۔حا!!" باہر سے آتی ابّا اور ان کے پیچھے اپنے چھوٹے بھائی کی آواز سُن کر اسے بڑی بیزاری ہوئی۔۔

"ایسے نہیں بیٹا! ح۔۔ حلق سے نکالو۔۔ حلق سے۔۔" ابّا جی نے آخری بار نرمی سے سمجھایا

"ارے حلق میں کچھ ہو گا تو نکالے گا نا! دو دن سے سوکھی روٹی کھا کھا کے حلق کیا آنتیں تک خشک ہو گئی ہیں۔۔" اماں جی کی پاٹدار آواز نے اس کے حواس اچھی طرح بیدار کر دیے۔۔

وہ اٹھ کر آنکھیں مسلتا صحن میں آیا جہاں تخت پوش پہ ابّا جی بیٹھے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کو پڑھا رہے تھے جبکہ اماں جی ابھی ابھی کچن سے برآمد ہوئی تھیں

"کیا ہو گیا ہے طلال کی ماں! ناشکری مت کرو۔۔ اللہ جو دے اس پہ شکر ادا کرنا چاہیئے۔۔" ابا جی نے ازلی تحمل کا مظاہرہ کیا

"اللہ تو دے رہا ہے پر یہ آپ کے صاحبزادے نے جو ہمیں زلیل کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔۔" ان کی توپوں کا رخ فوراً ہی طلال کی جانب ہو گیا

"اماں جی! بتایا تو ہے وہ لوفر لڑکے بِل دیے بغیر بھاگ گئے تھے۔۔"

"بھاگ گئے تھے تو تُو نہیں بھاگ سکتا تھا پیچھے؟ تُو نے پاؤں میں مہندی لگائی تھی؟"

"مجھے پتا ہوتا تب بھاگتا نا۔۔!"

"ہاں ہاں پتا ہے تیرا۔۔ توُنے بھاگنا بھی ایسے مر مر کے تھا کہ وہ ویسے ہی نکل جاتے"

"یعنی ہر صورت غلطی میری ہی ہے؟" وہ جھنجھلا کر بولا

"بیٹا غلطی تو ہم سے ہوئی جو تجھے پیدا کیا!"

"ہاں تو پھر غلطی ہوئی ہے تو خمیازہ بھگتیں۔۔" وہ سر جھٹک کر آہستگی سے بولا کہ کہیں اماں سن نہ لیں۔۔

"کیا بکواس کر رہا ہے؟" اماں جی کے کان بہت تیز تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"ابےّ چُپ!" اس نے چیخ کر اپنے با۔۔بی۔۔بوُ کرتے بھائی کو چُپ کرایا جو مستقل قاعدہ پڑھ رہا تھا

"بس کر دیں آپ دونوں! کیا ہو گیا ہے؟ ایک دروازہ بند ہوتا ہے تو دس کھلتے ہیں۔۔" ابّا سے مزید ان کی بحث برداشت نہ ہوئی تو بول اٹھے

"اماں! وہ لوہے والی الماری کا دروازہ نکل گیا ہے۔۔" اندر سے آتی اس کی بہن نے نئی خوش خبری سنائی

"لو جی کھل گیا دروازہ۔۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اپنی دادی کی چرپائی پہ ان کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔۔

"ارے کیوں پیچھے پڑے رہتے ہو سب میرے شہزادے کے۔۔ پہلے ہی تین کنواری بہنوں اور دو بھائیوں کا بوجھ ہے بیچارے کے سر پہ۔۔" دادی فوراً پوتے کی حمایت میں بولیں

www.novelsclubb.com

"امی جی اسے ذرا احساس نہیں ہے۔۔ چھت سے پانی ٹپک رہا ہے۔۔ کچن میں راشن ختم ہو گیا ہے۔۔ بچوں کی فیس بھرنی ہے اس کی بہنوں کا جہیز بنانا ہے۔۔ کیا کریں کہاں جائیں؟" اماں فوراً ہی آبدیدہ ہو گئیں

"تو یہ سب ابّا کو کہیں نا! ساری زندگی گزار دی بچوں کو قرآن پڑھاتے۔۔ مسجد میں امام بن گئے پر کیا فائدہ ہوا؟ آج روٹی کھانے کو پیسے نہیں ہیں۔۔ کہاں ہیں آپ کے وہ بچے جنہیں پڑھاتے پڑھاتے بوڑھے ہو گئے آپ؟" وہ خود کو تلخ ہونے سے نہ روک پایا

"بیٹا ہم نے تو ساری زندگی آخرت کے لیے جمع پونجی کی ہے۔۔ دنیاوی چیزوں سے کبھی لو نہیں لگائی۔۔" ابّا اتنے ہی پر سکون تھے

www.novelsclubb.com

"آخرت کی جمع پونجی کر لی اور بچوں کا کچھ نہیں سوچا؟ ابّا آپ یہ کب سمجھیں گے کہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ضروری ہیں۔۔ اولاد کی ذمہ داری اٹھانا بھی ضروری ہے۔۔" وہ افسردہ لہجے میں سر دائیں بائیں ہلاتے ہوئے بولا

"تمہیں تو شروع سے ہی میرے کام سے مسلۂ ہے۔۔ تم آج کل کے زمانے کے بچوں کو شرمندگی ہوتی ہے کہ ان کا باپ مولوی ہے۔۔" ابّا جی نے بات کو پتا نہیں کون سا رنگ دے دیا

"ابّا میں نے کب کہا کہ مولوی نہ بنیں۔۔ ضرور کرائیں امامت۔۔ پڑھائیں بچے۔۔ ثواب کا کام ہے۔۔ پر اپنے بچوں کا بھی تو کچھ سوچنا تھا نا! صرف مولوی بننے سے جنت کا راستہ کلئیر نہیں ہو جاتا۔۔ کاش میں یہ بات آپ کو سمجھا پاتا۔۔" ابھی اس کی بات بیچ میں ہی تھی جب اماں کو جوتا لے کر اپنی طرف آتے دیکھ وہ چھلانگ مار کر چارپائی سے اٹھا اور اگلے ہی لمحے گھر سے باہر نکل گیا۔۔

"نوکری ڈھونڈے بغیر واپس نہ آئیں گھر۔۔" پیچھے سے آتی اماں جی کی آواز پہ وہ سرد آہ بھر کے رہ گیا۔۔

رات کے بارہ بجے ملے گی نا نوکری!

"گُڈ مارننگ مام ڈیڈ" کھانے کی میز پہ آکر اس نے حیرت سے اپنے ماں باپ کو دیکھا

"گُڈ مارننگ! اٹھ گئی پرنسس؟ آجاؤ شاباش جلدی سے ناشتہ کر لیں۔۔" زمان صاحب اپنے ساتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے

وہ خاموشی سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اور انہیں دیکھنے لگی۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا بے بی ناشتہ کرو!" ثانیہ بیگم ملائمت سے بولیں

"آپ دونوں صبح صبح؟ وہ بھی اکٹھے؟"اس کی حیرت کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔ بات تھی بھی حیران ہونے والی۔۔ بھلا اس کے مام ڈیڈ کب ناشتے پہ اس کا انتظار کرتے تھے؟

"ہاں! ہم نے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔"زمان صاحب کے کہتے ساتھ ہی وہ الیرٹ سی ہو گئی۔۔

"پہلے ناشتہ کرو!"

اس نے فریش جوس کا جگ اٹھا کر آدھا گلاس بھرا اور بے دلی سے گھونٹ بھرنے لگی۔۔

(کیا ہو جاتا اگر دل رکھنے کو کہہ دیتے کہ تمہارا انتظار کر رہے تھے۔۔ تمہارے لیے بیٹھے تھے۔۔ ضروری کام۔۔ ہونہہ!)وہ بس دل میں سوچ کے رہ گئی

"آگے پڑھائی کا کیا سوچا ہے؟"زمان صاحب نے پوچھا

"بتایا تو تھا ڈیڈ۔۔ جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا" وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ بولی۔۔ اس کا چہرہ ہر وقت اسی طرح رہتا تھا۔۔ سنجیدہ یا بے تاثر

"اے لیولز کوئی پڑھائی نہیں ہوتی پرنسس۔۔ دو سال سے تم ویسے بھی گھر بیٹھی ہو۔۔ ہم تو تمہیں یو کے شفٹ کرنا چاہتے تھے۔۔"

"لیکن میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔" انداز دو ٹوک تھا

"ٹھیک ہے۔۔ جیسا تم چاہو!" وہ خاموش ہو گئے

"آپ کو کیا ضروری بات کرنی تھی؟" کچھ دیر بعد اس نے خود ہی پوچھ لیا

"ہاں! تمہیں یاد ہے تمہاری ماما اپنی وفات سے پہلے اپنی کنسٹرکشن والی کمپنی کے سیونٹی پرسنٹ شئیرز اور لنڈن والا فلیٹ تمہارے نام لکھ گئی تھیں۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے چونک کے انہیں دیکھا۔۔ بھلا اس بات کا کیا مقصد؟

"جی!"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں آج لائیر کو بلواؤں گا۔۔وہ شئیرز اور فلیٹ میں اپنے نام ٹرانفسر کروا رہا ہوں۔۔تم پیپرز پہ سائن کر دینا۔۔"

وہ ان کی بات پہ ایک دم فریز ہو گئی۔۔

"کیوں؟"

"کیوں کا کیا مطلب؟ تمہیں نہیں پتا تمہارے ڈیڈ نئی ہاؤسنگ سوسائٹی بنا رہے ہیں۔۔پیسوں کی ضرورت ہے اس لیے کمپنی کے شئیرز اور فلیٹ سیل کر دیں گے۔۔"اس سارے عرصے میں ثانیہ بیگم پہلی بار بولیں

وہ حیرت سے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ اس کی ماما کی پراپرٹی تھی جو وہ اس کے نام کر گئی تھیں۔۔انہیں ذرا خیال نہیں تھا؟خیال ہوتا بھی تو کیوں۔۔وہ تو اس کی ماما کے زندہ ہوتے ہی دوسری شادی کر چکے تھے تو پھر مرنے کے بعد ان کا احساس کیوں کرتے؟

www.novelsclubb.com

"لیکن ڈیڈ! وہ تو ماما کے ایسٹس ہیں۔۔!" اس نے احتجاجاً کہا

"ماما کے ہیں نہیں ماما کے تھے۔۔ان کے بعد اب وہ تمہارے ہیں۔۔"

"لیکن ڈیڈ۔۔اتنی ساری پراپرٹی ہے۔۔بینک بیلنس ہے۔۔آپ کو یہی کمپنی کیوں نظر آئی؟"

اس کی بات پہ زمان صاحب نے ثانیہ بیگم کو دیکھا۔۔

(اچھا تو یہ سب ان کے بھڑکانے پہ ہو رہا ہے۔۔یعنی ماما تو ماما انہیں ان کی پراپرٹی بھی برداشت نہیں) اس کی آنکھوں میں ثانیہ بیگم کے لیے فوراً ناگواری اتر آئی۔۔

"تم اس پراپرٹی کا کیا کرو گی انوشے؟ تمہاری کس کام کی؟" وہ فوراً ہی پرنسس سے انوشے پہ آ گئے

www.novelsclubb.com

"میری ماما کی چیز ہے۔۔آخری نشانی ہے۔۔سنبھال کے رکھوں گی۔۔" وہ اپنی بات پہ بضد تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے تو سمجھ نہیں آرہا تم اتنی بحث کیوں کر رہی ہو؟ ویسے بھی تم نے تو آج تک اس کمپنی میں قدم بھی نہیں رکھا۔۔"ثانیہ بیگم تلخی سے بولیں

"اب سے جایا کروں گی۔۔"وہ بد بدانے کے انداز میں بولی

"جیسے ہم تو تمہیں نہیں جانتے!"

"آپ اس طرح ان کی چیزوں پہ قبضہ نہیں کر سکتیں۔۔ماما نہیں ہیں تو کیا ہوا؟ان کی بیٹی تو ہے نا!!آج سے میں ان کا بزنس سنبھالوں گی۔۔ویسے بھی میری ماما کی کمپنی ہے آپ کو کیا مسلۂ ہے؟"

"اوکے اوکے!کام ڈاؤن!اگر تم یہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔۔ایک کام کرو کل سے تم آفس جوائن کر لو اور خود سب کچھ سنبھالو!اگر تم کمپنی اچھی طرح چلا سکتی ہو تو مجھے کیا پرابلم ہو گی؟الٹا پرافٹ ہی ہو گا۔۔"وہ اس کا سرد انداز دیکھ کر فوراً بولے اور اپنی بیوی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا

"ٹھیک ہے! کل سے میں آفس جایا کروں گی۔۔" وہ ایک دم کرسی دھکیل کے کھڑی ہوئی اور ناشتہ وہیں چھوڑ کے ڈائننگ روم سے باہر نکل گئی۔۔

"یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ وہ کمپنی لاس میں جا رہی ہے۔۔ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔۔ اور یہ؟ یہ جائے گی آفس جس سے کالج تک جانے میں اٹیکس آنا شروع ہو جاتے تھے۔۔" وہ تلخی سے بولیں

"اس کی ماما کی کمپنی ہے۔۔ اس کی مرضی۔۔ اگر وہ نہیں دینا چاہتی تو میں فورس نہیں کروں گا۔۔" وہ تحمل سے بولے

"لیکن۔۔"

"کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ اس میں اتنی پریشانی والی کیا بات ہے؟ ویسے بھی ہم دونوں ہی جانتے ہیں وہ پبلک کو فیس نہیں کر سکتی کمپنی سنبھالنا تو دور کی بات ہے۔۔" وہ کہہ کر اپنے موبائل پر مصروف ہو گئے۔۔

ثانیہ بیگم سر جھٹک کر رہ گئیں۔۔

"یار وہ منٹ مار گریٹا والا آرڈر تیار نہیں ہوا ابھی تک؟ باہر وہ لڑکی مستقل پوچھ رہی ہے۔۔" ویٹر نے بیزار شکل بنا کے اپنے سے بھی زیادہ بیزار طلال کو دیکھا

"ہو گیا ہے۔۔" وہ پھرتی سے منٹ مار گریٹا کے دو گلاس ٹرے میں سجا کے مطلوبہ ٹیبل کی طرف بڑھا

اس عالیشان اور مقبول ریسٹورنٹ میں نوکری کرتے اسے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔۔ ڈیوٹی تو کافی سخت تھی اور اوور ٹائیم بھی فری میں کرواتے تھے پر تنخواہ اچھی خاصی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مطلوبہ ٹیبل پہ پہنچا تو یہ دیکھ کے اسے شدید کوفت ہوئی کہ لڑکی کے عین سامنے اس کا بڑا سا بیگ پڑا تھا۔۔

اس نے پہلے ایک گلاس اٹھا کر لڑکی کے سامنے بیٹھے آدمی کے سامنے رکھا پھر دوسرا لڑکی کے سامنے۔۔

اسی وقت لڑکی نے بے دھیانی میں بیگ اٹھایا اور اس کے سٹریپ سے اڑ کے ساری ڈرنک اس کے کپڑوں پہ گر گئی۔۔

"اومائی گاڈ! واٹ ہیو یُو ڈن؟" وہ صدمے میں کھڑی ہو کر اپنے ڈریس کو دیکھتے ہوئے چیخی جبکہ وہ حیران پریشان کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

یعنی یہ بھی اس کی غلطی تھی؟

"آئیم سو سوری!" ابھی وہ ناکردہ جرم کی معافی مانگ ہی رہا تھا جب اس کے چیخنے پہ چپ ہو گیا

www.novelsclubb.com

"اومائی گاڈ! اندھے ہو تم؟ دکھائی نہیں دیتا؟ جاہل! ایڈیٹ۔۔ مینرلیس" وہ ایک دم آپے سے باہر ہو گئی جبکہ سامنے بیٹھے اس آدمی کی جو غالباً اس کا شوہر تھا اسے ٹھنڈا کرنے کی جرأت بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔

"میں اندھا ہوں۔۔ آپ تو دیکھ سکتی ہیں۔۔ اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ پرس ٹیبل پہ نہیں رکھتے!" وہ بھی اپنی اتنی تعریف پہ مشتعل ہو گیا

"یُو باسٹرڈ! اب تم مجھے مینرز سکھاؤ گے؟ تم دو ٹکے کے ویٹر۔۔" وہ لڑکی اس قدر توہین پہ غصے سے سرخ ہو گئی۔۔

"چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ غلطی آپ کی ہے پھر بھی میں نے سوری کہا ہے۔۔ اتنا آؤٹ آف کنٹرول ہونے کی کیا ضرورت ہے؟" اس نے وہ بات کی جو اس کا شوہر جانے کتنے سالوں سے کرنا چاہتا تھا۔۔

"مینیجر!! ہارون کال دا مینیجر رائٹ ناؤ!" وہ چیخ کے اپنے شوہر سے بولی لیکن اس سے پہلے ہی مینیجر وہاں پہنچ گیا تھا۔۔

"وہاٹ ہیپنیڈ میم؟" (کیا ہوا میم؟)

"آپ نے کس قسم کے ان ٹرینڈ اور ان پر فیشنل ویٹر رکھے ہوئے ہیں۔۔ ان کو نہ سرو کرنے کی تمیز ہے نہ بات کرنے کی۔۔ اتنی بد تمیزی کی ہے مجھ سے۔۔"

مینیجر نے خونخوار نظروں سے طلال کو دیکھا جس کی مہینے میں تیسری شکایت تھی

"پھر کیا ہو گیا سر؟ ڈریس کون سا سونے کا تھا؟ دھُل بھی سکتا ہے۔۔ اور ویسے بھی انہوں نے کون سا دوسری بار یہ پہننا ہے۔۔ اٹھا کے پھینکنا ہی ہے کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ اپنی صفائی میں بولتا اسے مزید غصہ دلا گیا

"دیکھ رہے ہیں ہارون اسے؟ پتا نہیں کہاں کہاں سے لوگ اٹھا کر رکھ لیتے ہیں۔۔ تھرڈ کلاس اِل مینیرڈ لوگ۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہنی پلیز کام ڈاؤن!"اس کا شوہر بس اتنا ہی کہہ سکا

سارے لوگ مڑ مڑ کر دیکھتے تماشہ انجوائے کر رہے تھے

"دیکھیں اب آپ حد سے بڑھ رہی ہیں۔۔"طلال ناگواری سے بولا

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔"وہ چلا اٹھی

مگر اس کے منہ سے نکلنے والے اگلے الفاظ سن کر وہ ایک لمحے کو تو دنگ ہی رہ گیا۔۔ اسے اس لمحے لگا کہ شاید واقعی وہ اس عورت کا قتل کر دے گا۔۔

"کیوں؟میرا منہ کیا مفت کا ہے؟جو بلاوجہ توڑ دیں گی؟توڑنا ہے تو اپنے اس مسکین شکل والے شوہر کا منہ توڑیں جس کی یہ حالت یقیناً آپ کی زبان درازی کی بدولت ہے۔۔ذرا سے پیسے کما کے اپنے آپ کو زمینی خدا سمجھنے لگ پڑی ہیں۔۔جب دیکھ رہی تھی کہ آرڈر سرو ہو رہا ہے تو سکون سے بیٹھ نہیں سکتی تھیں؟آپ عورت ہیں اس لیے آپ کو کچھ کہہ نہیں رہا۔۔کوئی اور ہوتا تو شاید اب تک واقعی میرے

ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔آپ جیسی عورتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں میں۔۔لیکن ایک بات میری یاد رکھیے گا یہ گز بھر لمبی زبان ایک دن آپ کے اپنے ہی گلے کا پھندا بن جائے گی۔۔" وہ غصے سے کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچن میں آگیا اور ایپرن اور ٹوپی اتار کے زمین پہ پٹخی۔۔

"کیا ہوا؟ پھر سے لڑائی؟" شیف نے پوچھا

"اس کی ہمت کیسے ہوئی میری ماں کو ایسا کہنے کی؟" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے غصے پہ قابو پاتے بولا

"کیا ماں کی گالی دی تھی؟" شیف متجسس ہوا

"ہاں مگر انگریزی میں۔۔" اندر آتے ویٹر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا

"کیا انگلش کی گالی گالی نہیں ہوتی؟" وہ اس کی سوچ پہ حیران تھا

"ہوتی ہے یار۔۔ لیکن لگتی کم ہے۔۔"اس نے اپنی عقل کے مطابق دانت نکال کے کہا

"مرو تم سب۔۔ ذہنی غلاموں!"

اس درمیانے درجے کے ریسٹورنٹ والوں کو فرعون اور انہیں ذہنی غلام کا خطاب دینے کے بعد اب وہ جانتا تھا کہ اسے کہاں نوکری ملے گی۔۔

کہیں بھی نہیں!!

"ہاں بھئی! آفس جانے کے لیے تیار ہو؟"زمان صاحب نے بلیک پینٹ شرٹ پہ خاکی رنگ کا لانگ اوور کوٹ پہنے آہستگی سے سیڑھیاں اترتی انوشے کو دیکھا

www.novelsclubb.com

اس نے بغیر کچھ کہے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔میں نے مینیجر کو کہہ دیا ہے وہ سارا کام تمہیں سمجھا دے گا۔۔ کمپنی میں کچھ ویکنسیز خالی ہوئی ہیں جن کے لیے انٹرویو چل رہے ہیں۔۔اگر دل کرے تو انٹرویو خود لے لینا ورنہ مجیب (مینیجر) دیکھ لے گا۔۔"وہ مصروف سے انداز میں کہتے اس کے پاس آ کر رکے جو مٹھیاں بھینچے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی مگر ظاہر نہیں کر رہی تھی

"اب فیصلہ کر لیا ہے تو ہمت بھی کرو۔۔آج نہیں تو کل گھر سے نکلنا ہی تھا۔۔دنیا کو فیس کرنا ہی تھا نا! چلو شاباش۔۔ کمپنی کو لاس سے نکالنا ہے اوکے!"وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے اس کا حوصلہ بڑھانے لگے جس کا رنگ ابھی سے ہی زرد پڑ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا!"اس نے تھوک نگلتے ہوئے گلا تر کیا

"گُڈ گرل!"

وہ فُٹ پاتھ پہ کھڑا بے دھیانی میں سڑک پہ بہتی ٹریفک کو دیکھ رہا تھا۔۔

لیبرٹی مارکیٹ کی مصروف شاہراہ پہ رات کے دو بجے بھی لوگوں کی چہل پہل اور گاڑیوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری تھا۔۔یہ دورویہ سڑک تھی جس کے دونوں اطراف ریسٹورنٹس اور ڈھابوں کی کثیر تعداد تھی۔۔

ایک ہفتہ نوکری کی تلاش میں دربدر پھرنے کے بعد وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ ابھی اس کے نصیب میں ویٹر کی نوکری ہی ہے۔۔اسی لیے شرافت سے شام کی ٹیوشنز کے ساتھ رات کو پھر ویٹر کی نوکری پکڑ لی تھی۔۔

(زندگی بھی کیا چیز ہے؟؟

www.novelsclubb.com

ابھی کل تک سب کچھ کتنا اچھا تھا۔۔

یونیورسٹی جاتا تھا اور شام کو ٹیوشنز پڑھانے۔۔

ابّا کو بھی کیا ضرورت تھی چوکیداری والی نوکری چھوڑنے کی؟ لیکن وہ بھی کیا کریں بیچارے۔۔زیادہ دیر کھڑے بھی تو نہیں ہو سکتے۔۔بوڑھے جو ہو گئے ہیں۔۔

اب تو لگتا ہے میں بھی وقت سے پہلے بوڑھا ہو رہا ہوں!!)

وہ اپنی ہی سوچوں میں گُم تھا جب سامنے سے آتے شور نے اسے چونکنے پہ مجبور کیا۔۔

"لو جی آگیا شکار۔۔!" وہ زیرِلب بڑبڑایا

اسے تو یہ سب شکار کرنے جیسا ہی لگتا تھا۔۔

سامنے ہی ایک آدمی نے چار ہوٹلوں کے سامنے آکر گاڑی روکنے کی غلطی کر دی تھی اور اب چار مختلف ویٹر اس کی گاڑی کو چاروں طرف سے گھیرے کھڑے تھے۔۔

www.novelsclubb.com

"اوئے ادھر کیا کر رہا ہے ؟اُدھر بھاگ گاڑی کھڑی ہے۔۔"ساتھ سے آتے ویٹر نے اس کی کم عقلی پہ ماتم کیا اور ایک دوسری گاڑی کے پیچھے بھاگ گیا۔۔

وہ اس کی بات پہ تلخی سے سر جھٹک کے ویسے ہی کھڑا رہا لیکن پھر نوکری جانے کے خیال سے گہرا سانس لیتا ٹہلتے ہوئے گاڑی تک پہنچا۔۔

ڈرائیور کی شکل دیکھ کر اسے ہنسی بھی آئی اور ترس بھی جو بیچارہ چار مینیو ہاتھ میں پکڑے سوچ رہا تھا کہ کون سا کراچی پراٹھا رول اصلی ہے اور کون سا نقلی۔۔

اب کراچی پراٹھا لاہور میں کیا کر رہا ہے؟ یہ تو صرف اسے بنانے والے ہی جانتے تھے۔۔

"سر سر! یہ والا مینیو لیں سر۔۔اصلی کراچی پراٹھا۔۔ہم شروع سے یہاں پر ہیں سر!!"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے بیزاری سے شہد پہ مکھیوں کی طرح گرے ان ویٹرز کو دیکھا جو تقریباً آدھے گاڑی کے اندر تھے اور ڈرائیور کو اپنی اصلیت کا یقین دلانے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔۔

"اوئے چلا جاتوں ایتھوں! کی تکلیف اے؟" ان میں سے ایک ویٹر دوسرے پہ چلایا

"او یار کی ہو گیا اے؟ سر میں آپ کو بتا رہا ہوں ہم اصلی ہوٹل سے ہیں۔۔ یہ باقی سب تو ابھی ابھی بنے ہیں۔۔"

وہ خاموشی سے ایک سائیڈ پہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا ایسے ان کو دیکھ رہا تھا جیسے سب کے سب پاگل ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

آخر کار ڈرائیور نے تنگ آ کر ہرے مینیو کو گرین سگنل سمجھ کے باقی سب پہ فوقیت دے دی۔۔

اس نے جیسے ہی باقی مینیو واپس کیے سب ویٹرز اپنے اپنے راستے واپس ہو لیے جبکہ ان میں سے ایک کچھ زیادہ ہی حساس تھا۔۔

"یہ غلط بات ہے باس! میں پہلے آیا تھا۔۔میں پیچھے سے آپ کے ساتھ آ رہا ہوں۔۔"وہ رونی سی شکل بنا کے فتح یاب ویٹر کو شعلہ بار نظروں سے گھورتے ہوئے بولا

"او بسس جاؤ بھئی۔۔۔کہہ نہیں دیا انہوں نے۔۔جاؤ!"وہ مکھی کی طرح اسے اڑاتے ہوئے باقاعدہ اشاروں سے بولا۔۔

اب اس کا کام بھی ختم ہو چکا تھا۔۔اس لیے وہ اسی طرح دھیمی چال چلتا واپس فُٹ پاتھ پہ آکر کھڑا ہو گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں دیکھ رہا تھا تمہیں۔۔"اس کے ساتھ اسی کے ہوٹل کا ایک ویٹر آکر کھڑا ہو گیا

"واہ بھئی۔۔اب میری دید کی دنیا بھی تماشائی ہے۔۔"وہ سر جھٹک کر بولا

"یہ جو تم حرکتیں کر رہے ہو نا جلد نوکری سے نکالے جاؤ گے۔۔!" لڑکے نے اسے سمجھانا چاہا

"کیا حرکتیں؟" وہ حیران ہوتے ہوئے بولا

"ہمارا کام گاڑیوں کے پیچھے بھاگ کے آرڈر لینے کا ہے۔۔ تم کیا پنچھی بن کے اڑتے پھر رہے ہو۔۔" ویٹر کو اس سے کچھ زیادہ ہی ہمدردی تھی

"تو کیا کتّا بن کے گاڑیوں کے پیچھے بھاگوں؟" وہ تلخی سے بولا

"صرف بھاگو نہیں میری جان! کتے کی طرح بھونکو بھی۔۔"

اس نے تیکھی نظروں سے دانت نکالتے اس لڑکے کو دیکھا جس کا مذاق اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھ سے تو نہیں ہوتا یہ کام۔۔ تم لوگ ہی کرو۔!" وہ سر جھٹک کے فٹ پاتھ کی گھاس پہ جوتے کی نوک سے دائرے بنانے لگا۔۔

"ہاں بھئی تمہیں تو غیبی مدد حاصل ہو گی۔۔آسمان سے سی ای او کی نوکری نازل ہو گی۔۔"وہ استہزائیہ ہنسا

"سی ای او نہ سہی !کسی اچھے آفس میں کام کرنے کا تو حقدار ہوں۔۔آخر ایم اے کیا ہے۔۔"اسے اپنے ایم اے پہ بہت فخر تھا جو اس نے گھر والوں کی مخالفت مول لے کر پورا کیا تھا

"ہاں بھئی بہت دیکھے ایم اے، ایم بی اے والے۔۔"وہ طنزیہ انداز میں کہتا سامنے سے آتی گاڑی کے پیچھے بھاگ گیا جبکہ وہ پیچھے کھڑا خالی نظروں سے سڑک کو دیکھتا رہا۔۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری ہو گی جب اچانک اس کی نظر ایک بلیک بی آر وی پہ پڑی جو سڑک کی دوسری طرف ریسٹورنٹس سے دور ذرا ویرانے میں آ کر رکی تھی۔۔اس

نے اِدھر اُدھر دیکھا پر ویٹرز کو پہلے ہی گاڑیوں پہ چمگادڑوں کی طرح چپکے دیکھ کے اس نے گاڑی کی طرف قدم بڑھادیے۔۔

وہ روڈ کراس کر کے گاڑی تک پہنچا اور ڈرائیونگ سیٹ سے اندر جھانکا جہاں ایک لڑکی سٹیرنگ وہیل پہ دونوں ہاتھ رکھے سر جھکائے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کا جائزہ لیا۔۔

"میم؟؟"اس نے آواز بھی دی مگر لڑکی میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔آخر اس نے ایک ہاتھ سے شیشے پہ نوک کیا۔۔

www.novelsclubb.com

لڑکی نے ایک جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا

"کراچی پراٹھا رول!"اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ مینیو اس کے سامنے لہرایا پر وہ بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

(کیا مسلئہ ہے بھئی۔۔ جلدی ہاں یا نہ کرے)اس نے دل میں سوچا اور لڑکی کو شیشے نیچے کرنے اشارہ کیا۔۔

لڑکی کچھ سیکنڈ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اچانک ہی تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی اور سڑک کی جانب لپکی۔۔

وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھتا رہا جو سڑک کی جانب بھاگ گئی تھی اچانک اس کے حواس بیدار ہوئے تو وہ اس کے پیچھے بھاگا

"او بی بی! بی بی رُک جاؤ کدھر جا رہی ہو؟" وہ اسے آوازیں دیتا اس کے پیچھے بھاگا جو سڑک پہ سرپٹ دیوانوں کی طرح دوڑے جا رہی تھی۔۔

"باجی!! او بہن جی!!" اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس کے پیچھے کیوں بھاگ رہا ہے؟ شاید اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس سے پہلے کہ وہ سامنے سے آتی گاڑی سے ٹکراتی طلال ایک دم اس تک پہنچا اور بازو سے کھینچ کر اسے سائیڈ پہ کیا

"یہ کیا کر رہی تھیں آپ؟" اس نے اس کا بازو چھوڑا مگر اسے دوبارہ بھاگنے کی کوشش کرتے دیکھ اس بار دونوں بازو مضبوطی سے پکڑ لیے۔۔

"مجھے چھوڑدو!! مجھے جانے دو! پلیز پلیز۔۔وہ مر جائیں گی۔۔وہ ٹرک گزر جائے گا ان پر سے مجھے بچانے دو۔۔" وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتی اسے بری طرح پریشان کر گئی تھی۔۔

"کس کی بات کر رہی ہیں؟ ہوش میں آئیں۔۔" اس نے ایک دم اسے جھنجھوڑا تو وہ ساکت ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"کس کے پیچھے بھاگ رہی ہیں؟ کہاں جانا ہے آپ نے؟"اسے سٹل ہوتے دیکھ طلال نے پوچھا مگر شاک تو اسے تب لگا جب وہ وہیں اس کے بازوؤں میں بیہوش ہو گئی۔۔

"یااللہ!!! باجی۔۔لڑکی۔۔اٹھو! کیا ہوا؟؟"اس نے اسے وہیں سڑک پہ آرام سے لٹا کر اس کا چہرہ تھپتھپایا مگر اس میں ذرا سی بھی حرکت نہ ہوتے دیکھ کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔۔شکر ہے وہ بھاگتے ہوئے ویران جگہ پر آ گئے تھے ورنہ ایک لڑکی کے پیچھے اس کا بھاگنا اور پھر اس کا بیہوش ہونا یقیناً اس کے لیے مسلۂ بن جاتا

www.novelsclubb.com

"لو جی! اب میں کیا کروں؟"وہ ہم کلامی کرتے ہوئے بولا اور پھر ایک نظر سڑک پہ پڑی لڑکی کو دیکھا

"اسے اٹھا کے گاڑی تک لے جاؤں؟"اس نے سوالیہ انداز میں کہا لیکن پھر ایک دم جھرجھری لی

"استغفر اللہ! نہیں ایسا نہیں کر سکتا۔۔"اس کے اندر کا مولوی ایک بار پھر سے جاگا اور آخر اس نے گاڑی کو ہی یہاں تک لانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

وہ اس کو وہیں چھوڑتا بھاگتے ہوئے گاڑی تک آیا اور دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔ پھر گاڑی چلا کر اس لڑکی کے پاس لا کر روکی اور باہر نکل کر اس تک آیا۔۔

"یعنی میں ہی اٹھا کر گاڑی میں ڈالوں؟"وہ سر پیٹنے والے انداز میں اب اس کے سر پہ کھڑا سوچ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ! تو میری نیت جانتا ہے۔۔ پھر بھی مجھے معاف کر دینا۔۔"اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر سہارا دے کر اسے ایسے اٹھایا جیسے کوئی آلو کی بوری ہو۔۔

مشکلوں سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کے اسے جھٹکے سے اندر ڈالا جو آدھی سیٹ سے نیچے لٹک رہی تھی لیکن اب وہ دوبارہ اسے نہیں اٹھانے والا تھا۔۔

پچھلی سیٹ کا دروازہ بند کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔

اب اس کا رُخ ہاسپٹل کی طرف تھا۔۔

وہ وارڈ کے باہر اِدھر سے اُدھر چکر لگاتا اندر سے آنے والے ڈاکٹر کا منتظر تھا جو یا تو اسے خوش خبری یا عمر قید کی سزا سنانے والا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس لڑکی کو کچھ بھی ہونے کی صورت میں الزام اسی پر آنا تھا۔۔

ڈاکٹر ایمرجینسی روم سے باہر نکلا تو وہ اس کی طرف بڑھا۔۔

"ڈاکٹر صاحب! وہ ٹھیک ہیں؟" پریشانی اس کے چہرے سے واضح تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی بالکل ٹھیک ہیں۔۔بی پی شوٹ کرنے کی وجہ سے بیہوش ہو گئی تھیں۔۔ہم نے انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا ہے۔۔تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔۔"

"بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب!"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ایک نرس اس تک آئی اور ایک سلپ اسے تھمادی

"یہ ہاسپٹل کا بِل جمع کرادیں۔۔اور یہ ڈرپ اور انجیکشنز لے آئیں۔۔"

طلال نے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر گہرا سانس لیا

(بِل بھی اب میں دوں گا؟)

"کیا ان کو پہلے بھی ایسے اٹیکس آتے ہیں؟"نرس کے پوچھنے پہ اس نے نا سمجھی سے سر ہلایا

"کیسے اٹیکس؟"

"یہی پینک اٹیک جیسے اب آیا ہے۔۔!"

"پتا نہیں "اس نے کندھے اچکا دیے

"کیا مطلب اپنی بیوی کا ہی آپ کو پتا نہیں ؟"نرس شاید لمبی گپ شپ کے موڈ میں تھی

"میری بیوی نہیں ہیں۔۔"اس نے بیزار سی شکل بنائی

"پھر کون ہے ؟"نرس نے تجسس سے پوچھا

"پتا نہیں۔۔ سڑک پہ پڑی ملی تھیں۔۔"

"ہاہاہا۔۔۔"نرس نے اس کی بات پہ قہقہہ لگایا

"ہر آدمی شادی کے بعد یہی کہتا ہے۔۔"وہ محظوظ سی کہتی اس کے ساتھ سے ہو کر چلی گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو بھئی طلال میاں ! غیروں کے علاج پہ جیب خالی کرو۔۔"اس نے بِل کھول کر دیکھا تو اسے لگا اب بیہوش ہونے کی باری اس کی تھی۔۔

اتنے مہنگے ہاسپٹل لانے کی ضرورت کیا تھی؟ بلکہ لانے کی ہی ضرورت کیا تھی؟

وہ خود کو لعن طعن کرتا ریسپشن تک آیا اور کڑوا گھونٹ بھر کے بِل پے کر دیا۔۔

اب وہ پارکنگ میں کھڑی گاڑی میں جا کر اس لڑکی کا فون تلاش کر کے اس کے گھر والوں کو خبر کرنے والا تھا۔۔

وہ وارڈ کے باہر بنی طویل راہداری میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔ گاڑی سے فون ڈھونڈ کر اس نے اس لڑکی کے گھر والوں کو اطلاع کر دی تھی۔۔ فون میں بس تین ہی نمبر تھے۔۔ ایک بابا، ایک ماما اور ایک مسز زمان۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے بابا کے نمبر پہ کال کی اور انہیں ہاسپٹل کا ایڈریس سمجھایا جو دو منٹ میں آنے کا کہہ کر فون بند کر گئے تھے اور اب وہ ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔

"ڈاکٹر صاحب! پیشنٹ بار بار پانی مانگ رہی ہے۔۔"

اس کی سماعت سے ذرا دور کھڑی ایک نرس کی آواز ٹکرائی جو ڈاکٹر سے کسی پیشنٹ کا ذکر کر رہی تھی

"پانی نہیں دینا۔۔ڈاکٹر آصفہ نے منع کیا ہے۔۔ابھی ابھی ان کا آپریشن ہوا ہے۔۔ ویسے بھی ڈرپ لگی ہے۔۔"ڈاکٹر سخت لہجے میں بولا

"پر ڈاکٹر صاحب وہ بڑی دیر سے پانی مانگ رہی ہے۔۔"نرس نے پریشانی سے کہا

"تو ڈرپ میں کون سا ڈیزل بھر کے لگایا ہے انہیں۔۔اس میں بھی گلوکوز، پانی سب ہوتا ہے۔۔اسے کہو صبر کرے۔۔"

وہ ڈاکٹر کی بات سن کے سر جھٹک کر گھڑی کو دیکھنے لگا۔۔ہاسپٹل کے بیمار ماحول میں اسے شدید کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔دواؤں کی بدبو، مختلف مریضوں کا مختلف اندازوں میں کھانسنا اور چھینکنا، پریشان لواحقین کی دہائیاں اور کلف لگی گردنوں والے ڈاکٹر۔۔

www.novelsclubb.com

اسے کبھی بھی ہاسپٹل آنا پسند نہیں تھا پر قسمت آج اس پر کچھ زیادہ ہی مہربان تھی اور شاید آنے والے وقت میں بھی بار بار ہونے والی تھی۔۔

اسی وقت اسے سامنے سے تھری پیس میں ملبوس قریباً پچاس سالہ آدمی اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔۔ وہ اپنے حلیے اور انداز سے کوئی بہت بڑا آدمی معلوم ہو رہا تھا۔۔

طلال نے دل میں سوچا

وہ آدمی اس کے پاس سے گزرنے لگا جب طلال نے اسے پکارا

"سر!"

"جی؟" وہ اس کی طرف مڑا

www.novelsclubb.com

"آپ اپنی بیٹی سے ملنے آئے ہیں؟" اسے اور کوئی الفاظ سمجھ نہیں آئے

"جی! آپ طلال ہیں؟"

آدمی فون پہ پہلے اس کا نام پوچھ چکا تھا

"جی!"

"اوہ!! شکر ہے آپ یہیں مل گئے۔۔میں زمان گردیزی۔۔انوشے میری بیٹی ہے۔۔کہاں ہے وہ؟اور کیسی ہے؟" وہ گہرا سانس لے کر خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولے

"ڈاکٹر کہہ رہے ہیں پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیا ہے۔۔"اس نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

"وارڈ میں؟"انہوں نے چونک کر کہا پھر منہ کے زاویے قدرے بگاڑ کے بولے

"ڈاکٹر کہاں ہیں؟ میں اسے پرائیویٹ روم میں شفٹ کراتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

(لو جی! ایک تو ان کی بیٹی کی جان بچائی اوپر سے ان کے مزاج نہیں مل رہے۔۔کیا اب پرائیوٹ روم میں بھی میں ہی شفٹ کراتا؟)اسے ان کا منہ بگاڑنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔

"ویسے یہ آپ کو ملی کہاں ؟"انہوں نے ریسپشن کی طرف جانے سے پہلے پوچھا

"جی۔۔۔ سڑک پہ بھاگتے ہوئے!"وہ کہہ کر خود ہی کنفیوز سا ہو گیا اور پھر ساری بات زمان صاحب کو بتائی

"او تو ویٹر ہو تم!؟"وہ ساری بات سن کر آخر میں بس یہی کہہ پائے۔۔

(ہاں ویٹر کاسن کے ساتھ ہی آپ سے تم پہ آگئے ہیں۔۔)وہ دل میں سوچ کر تلخی سے مسکرا دیا

"جی!"

"سہی سہی۔۔ بہر حال بہت شکریہ۔۔ تم نے میری بیٹی کی جان بچائی۔۔اور یہ بِل پے کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"انہوں نے کہنے کے ساتھ ہی کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا والٹ نکالا اور پانچ پانچ ہزار کے کئی نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائے۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں سر! اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ گہرا سانس لے کر تحمل سے بولا۔۔

"ارے ضرورت کیوں نہیں؟ تم میری بیٹی کو یہاں تک لے آئے یہی تمہاری مہربانی ہے۔۔" وہ ہلکا سا مسکرا کر پیسے اس کی طرف بڑھائے کھڑے تھے پر وہ ویسے ہی کھڑا رہا

"سر! اس میں مہربانی والی کوئی بات نہیں ہے۔۔ آپ کی بیٹی کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو میں ایسا ہی کرتا۔۔ وہ روڈ سے لے کر ہاسپٹل تک میری ذمہ داری تھیں اور میں نے بسس اپنا فرض پورا کیا اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔ ویسے بھی میں نے بِل ادا کیا آپ نے شکریہ ادا کر دیا۔۔ کافی ہے۔۔!" وہ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے دھیمے لہجے میں بولتا سامنے کھڑے بے نیاز شخص کو چونکا گیا تھا۔۔

انہوں نے خاموشی سے پیسے واپس رکھ لیے۔۔

"تھینکس اگین ینگ مین!" وہ کھلے دل سے مسکرائے

"نو نیڈ سر!"وہ بھی مسکرا دیا

"اب میں چلتا ہوں۔۔کافی دیر ہو گئی یہاں۔۔"وہ کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھ کر بولا جو رات کا ایک بجا رہی تھی۔۔

"ایک منٹ۔۔"وہ کوٹ کی جیب میں پھر سے کچھ ڈھونڈھتے ہوئے بولے۔۔

"یہ میرا وزٹینگ کارڈ ہے۔۔میں گردیزی اسٹیٹ اینڈ بلڈرز کا اونر ہوں۔۔کل صبح اس ایڈریس پر آجانا تمہاری جاب کا کوئی بندوبست کریں گے۔۔"انہوں نے کارڈ اسے پکڑایا جسے اس نے جیب میں رکھ بھی لیا

"آپ کا بہت شکریہ مگر میں چاہتا ہوں کہ سب کچھ اپنے بل بوتے پہ کروں۔۔میں کوئی بھی فیور نہیں لینا چاہتا۔۔امید ہے آپ میری بات کو سمجھ رہے ہونگے۔۔"وہ خود کو بہت مشکل میں پھنسا محسوس کر رہا تھا۔۔اتنی بڑی کمپنی میں جاب آفر؟؟اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو کبھی انکار نہ کرتا مگر وہ تو طلال بن طارق تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اسے اپنی عزتِ نفس سب سے زیادہ پیاری تھی۔۔وہ اپنا آپ منوانا چاہتا تھا۔۔وہ اپنی محنت سے لوگوں کو قائل کرنا چاہتا تھا۔۔اسے متاثر کرنے کا فن آتا تھا۔۔وہ اپنی باتوں سے دوسروں کو متاثر کر دیتا تھا جیسے سامنے کھڑے اس شخص کو پہلی ہی ملاقات میں کر چکا تھا۔۔

"بہت اچھی سوچ ہے تمہاری۔۔مگر یاد رکھنا طلال! یہ دنیا محنتی نہیں موقع پرست لوگوں کی ہے۔۔تم یہ کارڈ رکھ لو۔۔کبھی ضرورت پڑے تو آجانا۔۔انٹرویو دینا اور اپنی قابلیت کی بنا پر سیلیکٹ ہونا۔۔تم سے مل کر اچھا لگا۔۔"وہ اس سے مصافحہ کرتے ہوئے بولے۔۔

"بہت شکریہ سر!"وہ الوداعی کلمات ادا کرتا ہاسپٹل سے باہر آگیا اور جیب سے کارڈ نکال کر ایک نظر دیکھا۔۔

"گردیزی اسٹیٹ اینڈ بلڈرز!"وہ زیرِ لب بڑبڑا کر کارڈ پھینکنے لگا پھر کسی خیال کے تحت واپس رکھ لیا۔۔

"یہ آدمی بھی عجیب تھا۔۔"اسے زمان صاحب بڑے عجیب لگے تھے اور ان کی بیٹی!اس کے بارے میں تو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

"پاگل ہو گی بیچاری۔۔"بہت زیادہ سوچ بچار کے بعد وہ یہی نتیجہ نکال پایا تھا اور اس کا دماغی توازن درست ہونے کی دعائیں مانگتا گھر کی راہ پہ گامزن ہو گیا تھا۔۔

جاری ہے۔۔

www.novelsclubb.com